محبت فرض ہے تم پہ
New Era Magazine
از کرن چوہدری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت فرض ہے تم پہ

از کرن چوہدری

کرن چوہدری نے یہ ناول (محبت فرض ہے تم پہ) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلیئے لکھا ہے۔اس ناول (محبت فرض ہے تم پہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

"یہ لیں خالہ یہ بورڈ بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔" رشی سٹول سے اترتے ہوئے بولی۔

"بہت شکریہ بیٹی، یہ پنکھا بھی دیکھ دو بہت آہستہ چلتا ہے، بلکہ کہہ لو دھکا سٹارٹ ہے۔" خالہ تفصیل سے بولی تو رشی ان کی بات سن کے مسکرا دی۔

"بہت اچھا کیا جو تم نے یہ کام سیکھ لیا۔ غیر مردوں کو گھر بلانا پڑتا تھا۔" خالہ کی بات سن کے وہ کھلکھلا کے ہنس دی۔

وہ پنکھا کھول رہی تھی جب گیٹ ہلکا سا چرچرایا۔ رشی نے مڑ کے دیکھا تو ایک خوش شکل نوجوان گھر میں داخل ہوا۔ وائٹ شرٹ کے ساتھ بھوری پینٹ پہنے سفری بیگ کندھے پہ ڈالا ہوا تھا۔

نوجوان کی نظریں رشی سے ملی تو اس کے چہرے پہ شناسائی کی رمق ابھری۔

"سلام امی جان۔" وہ بولا۔

"وعلیکم سلام۔ کیسا ہے میرا بچہ۔" خالہ والہانہ چومنے لگیں تو رشی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ ان کے ملنے ملانے تک وہ پنکھا کھول چکی تھی مختلف تاریں الٹتے پلٹتے وہ کپیسٹر تک جا پہنچی۔ بیگ سے نیا کپیسٹر لے کر بدل دیا اور پنکھا چلا کے دیکھا۔

نوجوان صحن میں بیٹھا اس کی ہر حرکت بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ لو گرما گرم کھانا۔" خالہ نے ٹرے اس کے آگے رکھی وہ تو وہ صحن میں بنے سنک کی طرف بڑھ گیا۔ ہاتھ دھوئے اور کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"رشی بیٹا میں بتانا ہی بھول گئی۔" وہ پیشانی پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولیں۔

"یہ میرا بیٹا ہے ارمان، فوج میں میجر ہے۔" وہ فخریہ لہجے میں بولیں۔

رشی نے ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈالی اور دوبارہ تاروں پہ ٹیپ لپیٹنے لگی۔ارمان اسے مسکراتا دیکھ الجھ سا گیا۔

"کبھی وہ اس کے پھرتی سے چلتے ہاتھ دیکھتا تو اسے اپنا گمان درست لگتا جب اسے مسکراتا دیکھتا تو الجھن میں پڑ جاتا۔

وہ اسے کھوجتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔نا تو اسکی آنکھوں میں وحشت تھی اور نا سپاٹ چہرے پہ چھائی سرد مہری بلکہ وہ تو مسکرا رہی تھی۔ارمان نے یاد کرنے کی کوشش کی پر ناکام رہا وہ کبھی مسکرائی ہی نہیں تھی۔

"خالہ ٹھیک ہو گیا اب میں چلتی ہوں۔" سارے اوزار بیگ میں ڈالتے وہ بولی۔

"اللہ خوش رکھے تجھے بیٹا، پیسے میں دے آؤں گی۔" رشی مسکراتی باہر نکل گئی اور خالہ کچن میں، ارمان تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔

"واٹ آر یو ڈوائینگ ہیر کیٹ۔" سختی سے اس کا بازو دبوچتے ارمان نے اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

رشی کا دل اچھل کے حلق میں آ گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔" رشی دبا دبا چلائی۔

"چھوڑو مجھے ورنہ بہت برا حال کروں گی تمہارا، دو قدم پیچھے رہ کے بات کرو۔" رشی نے چھڑانے کی کوشش کی پر ارمان شعلہ بار نظروں سے گھور رہا تھا۔

New Era Magazine www.neweramagazine.com

”میرا پیچھا کیوں کر رہی ہو تم۔“ارمان اسکا منہ دبوچتے ہوئے بولا۔

رشی نے ایک پنچ اس کے پیٹ میں دے مارا پر وہ ٹس سے مس نا ہوا بلکہ اسکی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔

”یہاں کیوں آئی ہو۔“ارمان نے اپنی بات پہ زور دیا۔

رشی نے اسکی ٹنگ میں ٹانگ اٹکا کے جھٹکا دیا ارمان لڑکھڑایا رشی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسرا وار اسکے منہ پہ کیا ارمان پیچھے کو ہٹ گیا رشی اسکی گرفت سے آزاد ہو گئی۔

”تمہارے جیسے دماغ سے پیدل کو آرمی میں میجر کا رینک کس نے دے دیا۔“کراٹوں کے سے انداز میں کھڑی وہ غرائی۔

اس کے وار سے ارمان کا گمان مزید پختہ ہو گیا۔

”میجر کیٹ ماننا پڑے گا تمہیں،ایجینٹ ہونے کے ساتھ اچھی اداکار بھی ہو،پر تمہاری اداکاری میرے سامنے نہیں چلے گی۔“ارمان شعلہ بار لہجے میں بولا۔

”تم سٹھیا گئے ہو،میں کوئی میجر نہیں ہوں۔“رشی کو اسکی دماغی حالت پہ شک ہوا۔

اس نے جھک کے بیگ اٹھایا اور غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

”تم نے رشکا التنساہ پہ ہاتھ اٹھایا اس کا انجام تم بھگتو گے میجر۔“انگلی اٹھا کے وارن کرتی وہ نکل گئی۔

****

جدید طرز کے بنے بنگلے کی پانچویں منزل کی ریلنگ پر پیر جمائے وہ پول کی جانب متوجہ تھی۔ اسکی آنکھوں میں ڈر تھا نا خوف جزبات سے عاری چہرہ سپاٹ تھا۔اس نے نگاہیں گیٹ تک بڑھائیں گیٹ سے آتی سڑک پول کے پاس آکر خم کھاتی ہوئی اندرونی دروازے تک جاتی تھی۔اس نے رخ موڑا اور چھت کی جانب گھوم گئی۔بازو پھیلائے خود کے ہوا کے میں چھوڑ دیا اور پول میں جا گری سپاٹ چہرے پہ خوف کا سایہ تک نا لہرایا۔

پول میں دو منٹ تک سانس روکے کھڑی رہی پھر باہر نکل آئی۔

اندرونی دروازے کہ پاس سے گزرتے اس نے گہری نظر دروازے پر ڈالی اور پھرتی سے ریلنگ پہ چڑھتی ہوئی تیسری منزل پہ پہنچ گئی اور ریموڈ کا بٹن پریس کیا تو کھڑکی نیلگوں شیشہ ہٹتا چلا گیا۔

وہ سرعت سے چلتی اندر آئی اور ٹاول سے بالوں کو خشک کیا۔

کھڑکی کے ساتھ رکھے بیڈ پر تین سے چار موبائل پڑے تھے۔چھوٹا سیاہ رنگ کا موبائل تھر تھرایا اس نے سائڈ ٹیبل کے دراز پر ہاتھ رکھا تو دراز کھلتا باہر آگیا۔اس نے قیمتی سمارٹ فون چھوڑ سارے فون اندر رکھے اور ایر وائس ڈیوائس نکال کان میں اڑسی۔

کالر کی بات سنتے وہ الماری سے کپڑے نکالتی واشروم کی طرف بڑھی ایک منٹ کے اندر اندر وہ پوری تیاری سے کمرے کی کھڑکی سے کودتی پنجوں کے بل زمین پر بیٹھی۔بنا مڑے ریموڈ کا بٹن پریس کیا کھڑکی کا نیلگوں شیشہ بند ہو گیا۔آگے بڑھتے اس نے دوسرا بٹن پریس کیا الٹرا ریز کا

Website: www.neweramagazine.com

ایک جال پورے بنگلے کے گرد بکھر گیا جو صرف مخصوص گاگلز سے نظر آسکتی تھیں۔ گیٹ کے پاس رک اس نے ایک نظر گیٹ کا جائزہ لیا جسے کھلے عرصہ ہو گیا تھا۔

وہ پھرتی سے دیوار پھلانگتی سڑک پر آگئی۔ ریموڈ کا تیسرا بٹن پریس کیا بنگلے کے گرد بنی دیواروں پر ان ریز کا جال دیواروں سے دس فٹ اونچا کھڑا ہو گی۔

وہ سڑک کے کنارے دوڑتی چلی گئی پورے پانچ منٹ میں وہ شہر سے دس کلومیٹر دور ساحلی علاقے میں پہنچ گئی۔ زیر تعمیر عمارت کی تیسری منزل پر پہنچ اس نے اپنے جدید لینز آنکھوں میں سیٹ کیے اور دو کلو میٹر دور سڑک پہ ہوتی کارکردگی دیکھنے لگی۔

کنٹینر آگے بڑھا تو وہ لوگ برق رفتاری سے سیاہ لینڈ کروزر کی طرف بڑھے۔ اس نے بیگ سے ڈیجیٹل تیر نکالے اسے ایمونیشن کیمیکل میں بھگو کر نشانہ سیٹ کیا اور چھوڑ دیا۔ دوسرے سیکینڈ میں سڑک پہ ایک زوردار دھماکا ہوا اور لینڈ کروزر ہوا میں اڑتی ہوئی زمین بوس ہو گئی۔

دوسرے تیر پر پاکستانی پرچم لپیٹے اس نے درخت کا نشانہ لگاتے چھوڑ دیا۔ وحشت زدہ آنکھوں میں نمی کی ایک پتلی لہر آئی دوسرے لمحے آنکھیں پہلے کی طرح سخت تاثرات دینے لگیں۔

وہ قلابازیاں لگاتی تیسری منزل سے نیچے آئی اور سڑک کی اور دوڑنے لگی۔

کنٹینر کے پیچھے پہنچ ایک ہی جست میں وہ کنٹینر کی سیڑھیوں سے لٹک گئی اور اوپر چڑھ کے اگلی سائڈ کی بائیں طرف آگئی۔ بائیں طرف لٹک کے دروازہ کھولا اور ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ ڈرائیور کے پسینے چھوٹ گیے۔ اگلے لمحے وہ سڑک پہ پڑا زندگی کی آخری سانسیں گن رہا تھا۔

کنٹینر کو اسکی اصل جگہ پہنچائے وہ مطمئن ہو کے گھر آ گئی۔اسکی زندگی ایسی ہی تھی میکانکی سی احساسات جزبات کا اس کی زندگی میں نام و نشان نہیں تھا۔

جزبات کے لیے دل کا زندہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔کبھی کبھی قسمت کی ستم ظریفیاں اس قدر بڑھ جاتیں ہیں کہ دل مردہ ہو جاتا احساسات کا آئینہ ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے اور انسانی زات احساسات سے دستبردار ہو جاتی ہے۔

***

"آؤ میجر۔" کرنل صاحب اسے دیکھ مسکرائے۔

"ان سے ملو یہ ہماری بہت ہونہار ایجینٹ ہیں میجر کیٹ۔" کرنل صاحب نے کیٹ کی طرف دیکھ کے مسکرائے وہ سپاٹ چہرہ لیے چائے کے گھونٹ لیتی رہی۔

"نائس ٹو میٹ یو میجر کیٹ۔" میجر ارمان چائے کا کپ پکڑتے ہوئے اخلاقاً مسکرایا پر کیٹ کے چہرے کی سرد مہری ہنوز قایم رہی۔

"سر کچھ ضروری کام تھا آپکو۔" میجر ارمان مدعے پہ آیا۔

"ہمم۔۔۔امپورٹنٹ کیس ہے ایک۔" وہ چائے کا سپ لینے کو رکے۔

"پاکستان میں جو کینڈیز امپورٹ ہو رہی ہیں،ان میں ڈرگز کی ملاوٹ ہو رہی ہے،بہت سارے علاقوں میں بچے ان کینڈیز کا شکار ہو گئے ہیں۔" وہ لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے بولے۔

"اہم ذرائع سے خبر ملی ہے کہ ایسی کینڈیز ساحلی علاقوں کے ذریعے سپلائے کی جا رہی ہیں۔"

وہ انکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولے۔

"اور چیکنگ کے بعد جو ساحلی علاقہ مارک کیا گیا ہے وہ ہمارے علاقے میں آتا ہے۔" وہ سانس لینے کو رکے۔

"اگر وہ کینڈیز امپورٹ ہو رہی ہیں پھر تو یہ انٹرنیشنل پرابلم ہے۔" ارمان نے کہا۔

"اتنی کینڈیز کو امپورٹ کرنا آسان نہیں، پاکستان میں بھی کوئی پلانٹ ہو گا۔" کیٹ نے رائے دی۔

"ہمم۔۔۔۔ تم دونوں کو اس علاقے کے ہر سٹور کی ہر کینڈی کا سیمپل لینا ہے۔" "تاکہ پتا لگ سکے کتنی کینڈیز امپورٹڈ ہیں اور کتنی پاکستان میں تیار ہوئی ہیں۔" کرنل صاحب نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور اگلا پلان سننے لگے۔

"کل دو کنٹینرز آئے تھے، ایک کسی نے بیس پہ پہنچا دیا ہے اور دوسرا ان کے اڈے پہنچ گیا۔"

کرنل صاحب کیٹ کو دیکھ مسکرائے پر وہ لیپ ٹاپ میں موجود انفارمیشن دیکھتی رہی۔

"اوکے سی یو سون بوتھ ایٹ آفس فار فردر انفارمیشن اینڈ پلانز۔" کیٹ اٹھی اور بے تاثر لہجے میں بولتی کرنل ہاؤس سے نکل گئی۔

ارمان اسکے لہجے سے سخت متعجب تھا۔

”ڈونٹ وری ارمان، وہ ایسی ہی ہے جزبات سے عاری پر بہت ٹیلینٹڈ اور زہین ہے کل رات ایک کنٹینر اسی نے اڑایا تھا، دو کلو میٹر پر منٹ ہے اسکی سپیڈ کراٹے کی چیمپین ہے، تب ہی تو اکیس سال کی عمر میں میجر کے عہدے پہ فائز ہے۔“کرنل صاحب نارمل سے بولے۔

”کیٹ نام رئیل ہے اسکا۔“ارمان بولا۔

”رئیل نام وائلڈ کیٹ ہے۔“کرنل صاحب مسکائے۔

”واقعی جنگلی بلی لگتی ہے۔“ارمان ہنسا۔

”وہ کسی پہ بھروسہ نہیں کرتی، اس لیے ہر قدم سوچ سمجھ کے اٹھانا، بچوں کی زندگی کا نہیں ہماری نسل کا سوال ہے، جانتے ہو ہم میں اور کیٹ میں کیا فرق ہے۔“کرنل صاحب سنجیدہ ہوئے۔

ارمان انہیں بغور سننے لگا۔

”ہم پلان بناتے ہیں ڈسکس کرتے ہیں اور باقی کل پہ چھوڑ کے سکون سے خواب خرگوش کے مزے لیتے ہیں، لیکن کیٹ۔“وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

”وہ اسی لمحے کام پہ لگ جاتی ہے، اب بھی وہ کچھ نا کچھ کر کے آئے گی، صبح تک اہم معلومات ہونگی اسکے ہاتھ۔“کرنل صاحب مسکرائے جبکہ ارمان مسکرا بھی نا سکا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ان سے اجازت لیتا نکل آیا۔

**

New Era Magazine www.neweramagazine.com

وہ علی الصبح جاگنگ کی غرض سے محلے کے ساتھ ساتھ جاتی سڑک پہ دوڑنے لگا اسکی سوچوں کا محور رشکاالتنسائ تھی،

وہ دوڑتا ہوا آرہا تھا جب اسکی نظر سڑک کنارے سفید کالج یونفارم میں ملبوس رشی پر پڑی۔

''اسلام علیکم۔'' وہ اس کے قریب آتے ہوئے رک کے بولا۔

رشی نے غصے سے منہ موڑا۔

''وہ میں رات کے لیے سوری بولنا چاہتا ہوں، مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی، میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو ایسے ہی کرتا۔'' ارمان شرمندہ سا بولا۔

رشی نے ایک اچٹتی سی نظر اس پہ ڈالی اور بس کی راہ دیکھنے لگی۔

''آپکی حرکتیں ہی ایسی تھی کہ نارمل لڑکی کا گمان مشکل ہو گیا تھا۔'' اسے خاموش پا کر ارمان پھر سے بولا۔

''کہنا کیا چاہتے ہو تم۔ میری حرکتوں سے کیا مراد ہے۔'' رشی چیخی۔

''یہی کہ ایک عام لڑکی مکینک تھوڑی نا ہوتی ہے اور ایسے پنچیز ایک ایکسپرٹ ہی مار سکتا ہے۔'' ارمان فٹ سے بولا۔

''میں عام ہوں بھی نہیں مسٹر ارمان ملک، میں رشکاالتنسائ ہوں اور کل تم نے مجھے میجر کہا تھا الحمدُلِلہ ایک دن میجر بنوں گی۔'' چٹکی بجاتے وہ اسے انگلی دکھا کے بولی۔

''اچھا۔'' ارمان اسکی باتوں سے محظوظ ہوا۔

''کالج جا رہی ہیں۔'' ارمان نے موضوع بدلا۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"نہیں مچھلیاں پکڑنے۔" منہ ٹیڑھا کر کے بولی۔

"ارمان کا قہقہہ بلند ہوا۔

رشی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تو اسکی ہنسی کو بریک لگی۔

"مجھے معاف کر دیا نا۔" ارمان بولا۔

"نہیں۔۔۔اتنی آسانی سے نہیں۔۔معافی چاہیے تو میرا ایک کام کرنا ہو گا۔" رشی کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"جوئیں نکالنے کا مت بولنا۔۔۔مجھ سے نہیں ہو گا۔" ارمان ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"گو ٹو ہیل۔۔۔جوئیں پڑیں تمہارے۔۔تمہاری بیوی کے تمہارے بچوں کے تمہارے پوتوں کے ان کے پوتوں کے۔" رشی تپ کے بولی اور بولتی چلی گئی جبکہ ارمان ہنس ہنس کے دوہرا ہو گیا۔

"آئی کین بلیو ڈیٹ یو آر ناٹ کیٹ۔" ہنستے ہوئے بول گیا۔

"ویسے ایک مشورہ دوں تمہیں، پاکستان کا ایک علاقہ ہے خیر اب تو ہر جگہ کیمپ لگتے ہیں پر مجھے اس جگہ کے علاج پہ یقین ہے تو میں کہہ رہی تھی فیصل آباد کے ساتھ دالو وال کا آئی کیمپ لگتا ہے وہاں سے اپنا علاج کرواؤ۔۔۔۔تمہیں میں اتنی پیاری سی لڑکی بلی لگتی ہوں۔" جل کے بولتی وہ بس کی طرف متوجہ ہوئی۔

بس آہستہ ہوئی تو وہ دوڑ کے چلتی بس میں سوار ہو گئی۔

"اف۔۔۔یہ کیٹ نہیں ہے تو اس کے جیسی شکل اسکے جیسی حرکتیں کیوں کرتی ہے۔"

ارمان سوچنے لگا۔

"پتہ لگانا پڑے گا اس کا اس سرپھری سے کیا تعلق ہے۔" دور جاتی بس کو دیکھ کر بڑبڑایا۔

"بٹ شی از کیوٹ، تھوڑی مغرور لگتی ہے پر اتنا غرور تو جچتا ہے حوا کی بیٹی پر۔" اپنی بات پہ خود ہی مسکراتا وہ محلے کی طرف چلنے لگا۔

***

کرنل صاحب کے آفس میں کیس ڈسکس کرتے ارمان کی نظر کیٹ کی گرین آنکھوں پہ گئی۔

"کل تو یہ آئیز او شین کلر کی تھیں۔" وہ سوچ سکا اور سر جھٹک مختلف سٹورز کی نشاندہی کرنے لگا جبکہ کیٹ ان کے مختلف ایریاز کو ٹک مارک کر رہی تھی۔

"چلو سیمپل کلیکٹ کرنے کے بعد انکے ایریاز کا جائزہ لیتے ہیں۔" ارمان بولا تو کیٹ سٹور سے قریبی پارک کا پتہ بتاتی آفس سے نکل گئی۔

پانچ منٹ بعد دونوں پارک کی سنگی بینچ پہ بیٹھے سٹورز کے بارے میں ڈسکس کرتے اٹھ گئے۔

پارک کی روش پر چلتے دونوں پر دیکھنے والوں کو کپل کا سا گمان گزرتا۔

وائٹ شرٹ کے اوپر لیدر کی براؤن جیکٹ اور ساتھ بھوری جینز پہنے ارمان اور فل وائٹ سوٹ میں ملبوس کیٹ کمر تک آتے بھورے بالوں کو آگے گرائے ارمان کے ساتھ چلتی خوبصورت لگ رہی تھی اسکی آنکھوں کا ہیزل کلر اسکے چہرے کو چار چاند لگا رہا تھا گر ہونٹوں پر

گہری سنجیدگی کی جگہ مسکراہٹ ہوتی تو اس کا حسن مکمل ہوتا۔ارمان کی نظر اس کے لمبے بالوں پر گئی تو مسکرا دیا۔

''کل پونی میں مقید اس کے سیاہ ریشمی بال بمشکل کندھوں سے بمشکل نکل رہے تھے۔

مختلف سٹورز سے سیمپل کلیکٹ کرنے کے بعد وہ اس علاقے کے سب سے مہنگے سٹور میں تھے۔

''مسکرانے میں کیا حرج ہے،'' وہ کیٹ کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

''فوکس آن ورک۔'' مختصر مگر سخت لہجے میں بولتی وہ آگے نکل گئی ارمان کا منہ کھل گیا۔

''عجیب لڑکی ہے۔'' وہ بڑبڑاتا سٹور سے نکلا۔

سیمپل کلیکٹ کر کے فارینسک لیب میں دے کُر ان کا رخ ان کے اڈے کھوج نکالنا تھا۔

**

ارمان ہاتھ میں کھیر کی پلیٹ پکڑے رشی کے دروازے پہ جا کھڑا ہوا۔

بیل بجا کہ وہ ایک طرف ہو گیا۔

دروازہ کھلنے پر وہ ادب سے سامنے آیا۔

''اسلام وعلیکم خالہ۔'' وہ ادب سے بولا۔

''وعلیکم سلام، کون ہو آپ۔'' خالہ جان نا سمجھی سے بولیں۔

''میں ساتھ والے گھر سے آیا ہوں، آپ کی بیٹی مکینک ہے نا امی جان نے اس کے لیے کھیر بھیجی ہے۔'' ارمان تفصیل سے بولا۔

New Era Magazine www.neweramagazine.com

"اوہ۔۔۔اچھا۔۔آؤ اندر بیٹا۔" وہ اسے اندر لے آئیں۔

"بیٹھو بیٹا۔" وہ صحن میں رکھی چارپائی کی طرف اشارہ کرے بولیں اور پلیٹ لیے کچن کی طرف بڑھ گیں اور خالی پلیٹ کے ساتھ چائے اور دیگر لوازمات بھی لے آئیں۔

"اسکی کیا ضرورت تھی خالہ جان۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"کیوں ضرورت نہیں تھی اسکی، کوثر بہن نے میری رشی کے لیے اتنی محبت سے کھیر بھیجی اور میں ان کے بیٹے کو چائے بھی ناپوچھتی۔" وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

"ہمم۔۔۔۔شکریہ خالہ۔۔۔بہت مزے کی چائے ہے" وہ چائے کے ہلکے سپ لیتے ہوئے بولا۔

"آپ کی بیٹی رشی مکینک ہے، مطلب آج تک کوئی لڑکی مکینک نہیں بنی ناتو وہ کیسے۔" اپنی بات ادھوری چھوڑ وہ انہیں دیکھنے لگا۔

"اسے شوق تھا ہر کام سیکھنے کا، گھر کے ہلکے پھلکے کام خود ہی کرتی تھی پھر آہستہ آہستہ سارا سیکھ گئی۔" خالہ نے تفصیل سے کہا تو وہ مسکرا کے سر ہلا گیا۔

"رشی اکلوتی بیٹی ہے آپکی۔" وہ مدعے پہ آیا۔

"ہاں۔۔رشی کی پیدائش کے بعد مسئلے بن گئے اور بس رشی ہی ہماری دنیا بن گئی" وہ افسردہ ہو گئیں۔

"اوہ۔" اس نے لب سکوڑے۔

"کیا کرتی ہے رشی۔" اگلا سوال پوچھا۔

"کالج جاتی ہے بی ایس سی کے دوسرے سال میں ہے اس کے بعد اکیڈمی شام میں گھر آتی ہے تو محلے میں کبھی کوئی لے جاتا ہے کبھی کوئی۔" وہ برتن اٹھا کے بولیں اور کچن کی طرف چلی گئیں۔

"اچھا۔۔۔ خالہ میں چلتا ہوں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا اور سلام کرتا ان کے گھر سے نکل گیا۔

کالج کا پتہ کروا کے وہاں پہنچا تو وہ واقع کالج کی سٹوڈنٹ تھی۔

کالج سے نکلنے کے بعد وہ اکیڈمی کے لیے نکلی ارمان دور سے اسکا پیچھا کر رہا تھا۔

وہ ایک عمارت میں گھس گئی، ارمان بھی اس سے فاصلہ رکھ کر اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

سیکینڈ فلور پر وہ ایک دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہو گئی۔

دروازے کے اوپر لگے بڑے سارے پینا فلکس کو دیکھ ارمان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"واٹس رونگ ودھر۔۔۔۔۔ شی از ریئلی میڈ لائک کیٹ۔" وہ سخت جھنجھلایا۔

"اگر یہ کیٹ نہیں تو یہاں کیا کر رہی ہے۔" وہ دروازے کے باہر ادھر ادھر چکر کاٹتے ہوئے بولا۔

"نہیں یہ کیٹ نہیں ہو سکتی۔" دوسری منزل کی ریلنگ پکڑے وہ بڑبڑایا۔

"کیٹ کے اور اس کے انداز میں کافی فرق ہے، یہ بولے تو بریک کے بغیر بولتی ہے جبکہ کیٹ۔۔۔ وہ تو ضرورت کے تحت بمشکل بولتی ہے۔" وہ مزید الجھ گیا تھا۔

جھنجھلا کا واپس آ گیا۔

****

www.neweramagazine.com

''سر یہ انکی پوری انفارمیشن ہے، یہ ان کے مختلف اڈے ہیں۔''ایل ای ڈی سے پین ڈرائیو کنیکٹ کر کے وہ انہیں اپ ڈیٹ کر رہا تھا۔

''یہ اس گینگ کے کچھ آدمی ہیں سر۔''وہ ایک ایک کر کے تصاویر دکھانے لگا۔

''سٹاپ اٹ۔''ایک تصویر پر کیٹ یکدم بولی۔

''دس ون از گینگ لیڈر۔''کیٹ بولی تو ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

''پر یہ اصل مہرہ نہیں ہے سر، اس کے بھی اوپر کوئی ہے۔''کیٹ نے کہا تو ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

''سر یہ پاکستانی نہیں ہے، ہی از فرام برازیل، یہ پاکستان آیا تھا جب اس پر دہشت گردی کا الزام لگا کر اسکا پاسپورٹ ضبط کر لیا گیا تھا اور جیل میں ڈال دیا گیا، کسی طرح جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور گینگسٹر کے ہتھے چڑھ گیا اور پاکستان کے خلاف اپنی نفرت کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔''ارمان نے ساری تفصیل ان کے گوش گزار دی۔

''ساری انفارمیشن کلیکٹ کرو اور ریڈ کرو۔''کرنل صاحب نے کہا تو ارمان نے نفی میں سر ہلایا۔

''نہیں سر ہمیں اس فارنر تک پہنچنا ہے جو اس سب کا سرا ہے۔''ارمان سنجیدگی سے بولا۔

''پر تب تک یہ کینڈیز ایسے ہی چلتی رہیں گی کیا۔''کرنل صاحب کو انکا مشورہ پسند نا آیا۔

Website: www.neweramagazine.com

''نو سر ہم ان کے گینگ میں شامل ہوں گے اور نشہ آور کینڈیز کو عام کینڈیز کے ساتھ ایکسچینج کریں گے ،اسی طرح کی کینڈیز بنوانی ہوں گی۔''ارمان نے اگلا پلین بتایا تو کرنل صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔

''سر ان کی یہاں پانچ فیکٹریاں ہے ابھی مزید کے لیے جگہ کی تلاش جاری ہے۔''کیٹ نے فیکٹریوں کی تصویریں دکھائی.

''گڈ جاب میجرز ،ہیڈز کو تم دونوں کوئی آرڈر کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آنے دے رہے ،تمہاری اسی قابلیت کے بل بوتے پر یہ کیس تم دنوں کے سپرد کیا ہے ،وہ تمہارے کام سے بہت متاثر ہیں۔''کرنل صاحب مسکرائے۔

''آگے کیا پلین ہے۔''کرنل صاحب نے پوچھا۔

''ان کے گینگ میں شمولیت اختیار کر کے انہیں انجام تک پہنچانا ہے تاکہ دوبارہ کوئی پاکستان کے بارے میں ایسا سوچنے سے بھی ڈرے۔''کیٹ اپنے مخصوص لہجے میں کر ختگی سے بولی۔

ارمان نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

''اوکے۔آل دا بیسٹ۔''کرنل صاحب مسکرائے اور انہیں نیکسٹ اپڈیٹ دے کر نکل گئے۔

ارمان لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا جبکہ کیٹ کھڑکی کے نزدیک جا بیٹھی اور کافی کا کپ لبوں سے لگا لیا۔

کرنل صاحب نے انہیں کام کرنے کے لیے یہ خفیہ آفس دیا دیا تھا جو جنگل کے بیچ و بیچ تھا۔

New Era Magazine www.neweramagazine.com

کھڑکی سے اندر آتے سانپ کو کیٹ بغور دیکھ رہی تھی جب ارمان کی نظر پڑھی۔

''کیٹ آر یو میڈ''کاٹ لے گا یہ۔''ارمان نے اسے کھینچ کر وہاں سے ہٹایا۔

کیٹ کو اپنے پیچھے کیے وہ کسی چیز کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا تاکہ سانپ پہ وار کرے۔

کیٹ سرعت سے اس کے پیچھے سے نکلی اور سانپ پہ جھپٹی سانپ کی گردن مروڑے اسے کھڑکی سے باہر پھینک دیا اور واش روم میں جا گھسی۔

''کیٹ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہے میجر،دوبارہ میرے لیے اتنا ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''ٹاول سے ہاتھ صاف کرتی وہ سرد لہجے میں بولی۔

''اف کتنی خونخوار اور احسان فراموش ہے۔''ارمان اسے دیکھ کر رہ گیا،اور دوبارہ کام میں مصرف ہو گیا۔

''کیٹ آپ ریڈی ہیں ان کے گینگ میں شامل ہونے کے لیے۔''لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے ارمان نے اسکے کرخت چہرے پہ نظریں ٹکائی جو اخبارات کھنگال رہی تھی۔

''یس۔''بنا اسکی طرف دیکھے بولی۔

''کیٹ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں،اگر آپ اجازت دو تو۔''ارمان لیپ ٹاپ بند کر کے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

کیٹ نے ابرو اٹھا کے ایک سوالیہ نظر اس پہ ڈالی۔

''بولو۔''مختصر کہتی وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

''ہمیں پانچ دن ہو گئے ہیں ساتھ کام کرتے ہوئے، یہ بات میں نے نوٹ کی ہے آپ مجھ پہ ٹرسٹ نہیں کرتی کرنل سر نے بتایا تھا آپ کسی پہ بھی ٹرسٹ نہیں کرتی، میں چاہتا ہوں آپ مجھ پہ ٹرسٹ کریں۔

''کیوں۔'' اسکی بات بیچ میں کاٹ دی۔

''تاکہ ہم جلد اس مشن سے نکل سکیں، اس کے بعد ایک دو مشن اور بھی ہیں جو پینڈنگ ہیں۔'' ارمان نے تحمل سے بات کی۔

''اور ایک وجہ یہ بھی ہے گینگ میں شامل ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے، ہمیں کچھ مسائل کا سامنا ہوا تو ہم حل تو نکال سکیں گے اسکا، اگر ایسے ہی رہے تو مر کے آجائیں گے دونوں، اتحاد میں اتفاق ہے اور اس اتحاد کے لیے ٹرسٹ کا ہونا بہت ضروری ہے۔'' ارمان نے بات مکمل کر کے اسکی طرف دیکھا۔

کیٹ نے گہری نظر اس پہ ڈالی اسکی براؤن آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

''میں چاہ کر بھی کسی پہ یقین نہیں کر پاتی میجر، اور نا ہی آج تک کیا ہے کبھی اور رہی مسئلے کی بات تو میں اپنے مسلے حل کرنا جانتی ہوں۔'' سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

''اگر مجھے کوئی مسلہ ہو گیا تو۔'' ارمان نے اسکی بھوری آنھوں میں جھانکا جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔

''آپ کو خود پہ یقین نہیں ہے میجر۔'' کیٹ اخبار پہ مارک کرنے لگی۔

"اتنی کٹھور کیوں ہو۔"ارمان کی زبان پھسل گی تو اس نے آنکیں میچ کے کھولیں کیٹ کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہی تھی سرد آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔

"میجر ارمان ملک فوکس آن ورک۔"سخت کاٹدار لہجے میں بولی۔

"سوری۔"ارمان دھیرے سے بولا اور دوبارہ لیپ ٹاپ آن کر لیا۔

"ٹرسٹ کی بات کی ہے تم نے میجر، میرا ٹرسٹ جیت لو اگر کر سکتے ہو تو ورنہ دوبارہ ٹرسٹ کا نام مت لینا اور پرسنل مت جایا کرو مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں اور کیسی ہوں اس پر غور کرنے کی بجائے کام پر دھیان دو تو جلدی فارغ ہو سکتے ہیں ہم۔"کیٹ اسے سناتی روم سے نکل کے ساتھ والے والے روم میں چلی گئ۔

ارمان سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

"یہ لڑکی اوور کانفیڈینٹ ہے۔"ارمان سوچ سکا۔

****

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔"رشی رنگ سے نکل کے اس کے پاس آئی۔

"یہی سوال میں تم سے پوچھوں تو۔"ارمان سینے پہ ہاتھ باندھ کے بولا۔

"اوہ ہیلو۔۔۔نا تو تم میرے باپ ہو نا شوہر اس لیے سوال جواب کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔"رشی انگلی دکھا کے بولی۔

"شوہرررررر۔"ارمان نے ر کو لمبا کھینچا۔

"ویسے شوہر کی جگہ بھائی بھی کہہ سکتی تھی تم خیر شوہر بھی ٹھیک ہے۔" ارمان ابرو اٹھا کے اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

"شٹ اپ۔" رشی چڑ کے بولی.

"باپ سے یاد آیا مس رشکا التنسأ اگر یہ بات آپکے پاپا تک پہنچ جائے تو۔" ارمان دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی۔

"تو یہ کہ اس دن میجر ارمان ملک کا جنازہ نکلوا دوں گی۔" رشی بنا ڈرے بولی۔

"واہ کیا دادا گری ہے تم دونوں کی، میجر ارمان ملک کو تم دونوں نے کھلونا سمجھ رکھا ہے جو جب چاہے سنا دیتی ہو۔" ارمان تیز لہجے میں بولا۔

رشی نے ادگرد گردن گھما کے دیکھا کچھ لڑکیاں رنگ میں پریکٹس کر رہی تھیں کچھ باہر۔ وہ ہال کے دروازے کے قریب کھڑی ارمان سے مغزماری کر رہی تھی۔

"یہ کتنے ہیں۔" رشی نے اس کے آگے ہاتھ کیا۔

"پانچ۔" ارمان نے نا سمجھی سے جواب دیا۔

"مطلب دماغی توازن تو ٹھیک ہے تمہارا پھر الٹی باتیں کیوں کرتے ہو۔" رشی بغور اسکا چہرہ دیکھ کے بولی۔

"میں نے کیا الٹی بات کر دی۔" ارمان حیران ہوا۔

"تم نے ابھی کہا تھا کہ تم دونوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے جبکہ یہاں صرف میں ہوں دوسری کوئی ہے ہی نہیں تو ہوئے نا تم پاگل میجر ارمان ملک۔" رشی نے کہا تو ارمان کا سر پیٹنے کا دل چاہا۔

اس لڑکی کے سامنے وہ اپنی بات ہمیشہ بھول جاتا تھا۔

"چھوڑو اس بات کو، بتاؤ یہاں کیوں آتی ہو۔" ارمان سنجیدگی سے بولا۔

"تمہیں اس سے مطلب۔" رشی تنک کے بولی۔

"جاؤ اب میرا دماغ خراب مت کرو۔" رشی پونی ٹایٹ کرتی مڑ گئی۔

ارمان اسے دیکھتا رہا وہ اپنا بیگ لیے واپس نکلی تو ارمان کو وہیں کھڑا دیکھ اس تک آئی۔

"تم گئے نہیں ابھی تک۔" رشی گھور کے بولی۔

"ایز آ فرینڈ بتا دو۔" وہ پھر اسی بات پہ آگیا۔

رشی نے آنکھیں سکوڑ کے اسے دیکھا۔

"تم میرے فرینڈ۔۔۔؟" وہ اپنے سینے پہ انگلی رکھ کے تصدیق کرنے لگی۔

ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ کب ہوا۔" کمر پہ ہاتھ ٹکائے وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی۔

وائٹ یونیفارم میں ملبوس ایک بازو پہ بیگ لٹکائے اور بازو کمر پہ ٹکائے وہ لڑاکا لڑکی ارمان کو بہت پیاری لگی وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

"بس ابھی ابھی ہوا۔" ارمان مسکراہٹ دبائے بولا۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"منہ دھو کے رکھو، تم اور میرے فرینڈ۔۔۔۔رشی کبھی لڑکوں کو دوست نہیں رکھتی۔" سر جھٹک کے کہتی وہ نکل گ ئی۔

ارمان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔

"پتہ تو میں نے لگوا لیا ہے رشی تم یہاں "النور کراٹے سینٹر" کیوں آتی ہو، پر تم سے مغزماری کرنا اچھا لگتا ہے۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ خود سے مخاطب ہوا اور مسکرا دیا۔

"دونوں میں خاص فرق نہیں ہے انگارے چباتی ہیں۔" سنٹر کی سیڑھیاں اترے وہ بڑبڑایا۔

"سوچا تھا گھر جا کے ریسٹ ماروں گا پر یہ رشی نے سارا پلین چوپٹ کر دیا۔" رکشہ پکڑتے وہ سوچنے لگا۔

سوچوں کا بے لگام پنچھی اسے رشی کی طرف لے گیا اسکے انداز اسے مسکرانے پر مجبور کر گ ئے۔

****

"کیا ہوا اتنی بجھی بجھی کیوں ہو۔" رشی برگر کی بائٹ لیتے ہوئے بولی۔

شہر کے باہر بنے اس چھوٹے سے ریسٹورینٹ پہ بیٹھی دونوں برگر اور کوک سے لطف اندوز ہو رہیں تھیں۔

"وہی یار عاصم کی جلی کٹی باتیں۔" منہاد لبر داشتہ سی بولی۔

"کیا کہتا ہے اب۔" رشی کوک کا سپ لے کے بولی۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"کہتا ہے تم جو مرضی کر لو، آرمی میں جنرل بھی بن جاؤ تب بھی تم سے شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔" منہا نے افسردگی سے عاصم کی باتیں بتائیں۔

"ہونہہ۔۔۔ میں دیکھوں گی جب نا کرے گا، تمہیں آرمی میں دیکھ کے فدا تو چھوڑ لٹو ہی ہو جائے گا۔" رشی نے آنکھیں مٹکا کے کا تو منہا کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"وہ سنگ دل کبھی نہیں بدلے گا رشی، اس کی نظر میں میرا حسن معنی نہیں رکھتا، کہتا ہے معصوم سی شریک حیات چاہیئے، تمہارے جیسی بولڈ نہیں۔" منہا دکھ سے بولی۔

"معصوم نہیں اسے اللہ جی کی گائے چاہیئے جب چاہا جدھر چاہا ہانک لیا، اور تم اسکی باتوں پہ خود کو بولڈ سمجھنے لگی اسے بولڈ نیس نہیں بہادری کہتے ہیں۔" رشی نے منہا کو لتاڑ دیا۔

"جسے منہ دھونے کا پتہ نہیں ہے اسکی باتوں کو سیریس لے کے بیٹھی ہو۔۔ حد ہوتی ہے بے وقوفی کی بھی۔ تمہیں اس ڈھکن میں پتہ نہیں کیا نظر آ گیا۔۔ میرے جیسی ہو تو درگت بنا کے پوچھے بتا بیٹا بولڈ کسے بولا ہے۔" رشی تپ کے ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

"ڈھکن تو مت بول یار اتنی شاندار اٹریکٹیو پرسنیلیٹی ہے اس کی۔" منہا کو برا لگا۔

"ہونہہ پرسنیلیٹی۔" رشی نے سر جھٹکا۔

"اچھا چھوڑ وہ کون تھا جو اس دن النور سینٹر آیا تھا تم سے ملنے۔" منہا کچھ یاد آنے پہ بولی۔

"ہے وہ بھی ایک بے وقوف۔" رشی ارمان کو سوچ کر چڑ گئی۔

"میجر ارمان ملک عرف کاٹھ کا اُلو۔" رشی بھنا کے بولی۔

"میجر ہے وہ۔" منہا حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساس سے بولی۔

"پتہ نہیں اس بے وقوف کو میجر کا رینک کس گدھے نے دے دیا۔" رشی کوک کے ہلکے ہلکے سپ لینے لگی۔

"ایسا کیا کر دیا اس نے۔" منہا کو تجسس ہوا۔

رشی نے پہلے دن ملنے سے لے کر سنٹر تک کی روداد سنادی۔

"واہ تمہیں دھمکا رہا تھا پھر تم نے بتادیا کیوں آتی ہو النور سینٹر۔" منہا برگر ختم کر کے پیچھے کو ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔

"لے ایویں بتادیا۔ ابھی سے ڈر گئی تو آرمی تک کیسے پہنچوں گی، ملک کے راز کیسے رکھوں گی، اسے کیوں بتاتی وہ مامے کا پُتر تھوڑی ناتھا۔" رشی نے خالی بوتل ٹیبل پہ رکھی۔

منہا کو اسکے مامے کے پتر کہنے پہ ہنسی آگئی۔

"اچھا سُنو۔۔۔اسی روڈ پہ آگے جا کے ایک سینٹر ہے کل ہی دیکھا میں نے پتا کرنے پہ پتا چلا وہ رجسٹرڈ بھی ہے "ابراہم مارشل آرٹ ٹریننگ سینٹر" النور سے بہت بہتر ہے نشانے بازی، تیر اندازی، فائٹنگ سویمنگ ڈرائیونگ سب سکھاتے ہیں۔" منہا نے تفصیل سے بتایا۔

"النور بھی تمہارا ڈھونڈا ہوا ہے یار۔" رشی نے کہا۔

"کل سے جوائن کرتے ہیں، چلو اب لیٹ ہو رہے ہیں۔" رشی نے بیگ اٹھایا اور دونوں پیدل قریبی بس سٹاپ کی طرف چل دیں۔

منہا کو جلد ہی اپنے روٹ کی بس مل گئی وہ چلی گئی رشی اکیلی دھوپ میں جھلس رہی تھی، سفید چہرے پہ دھوپ کی شدت سے سرخی پھیل گئی تھی، آنکھیں سکوڑے وہ ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔

"مجھے پتہ ہے تم النور کراٹے سینٹر کیوں جاتی ہو۔" ارمان کی آواز پہ وہ بدک گئی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" رشی خود کو نامل کرتے ہوئے اس پہ چلائی۔

"بس سٹاپ لوگ کیا کرنے آتے ہیں مس۔" ارمان نے ابرو اچکا کے کہا۔

"تم آرمی جوائن کرنا چاہتی ہو، ڈاکومنٹس بھیج دیے ہیں کال کا انتظار ہے خود کو مضبوط کرنے کے لیے النور سینٹر جاتی ہو تاکہ ایک بہترین فائیٹر بن سکو اور ساتھ تمہاری فرینڈ منہا بھی۔" ارمان اسکی دائیں طرف سے بائیں طرف آ گیا۔

رشی کو شدید حیرت ہوئی یہ بات منہا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

"تو۔" خود کو حتی الامکان نارمل رکھا۔

"تو یہ کہ مجھے کاٹھ کے الو کو جس گدھے نے میجر کا رینک دیا ہے وہ تم جیسی بندریا کو بھی موقع دے سکتا ہے۔" ارمان نے مسکراتے ہو۔

"تم میرا پیچھا کر رہے تھے، شرم نام کی چیز نہیں ہے تم میں۔" رشی غصے سے بولی۔

"مجھے ضرورت نہیں ہے تمہارا پیچھا کرنے کی، تمہارے ڈاکومنٹس پر لگی تصویر دیکھ سر نے مجھے بھیجا ہے پتہ کروں تم کیٹ ہو یا رشیکا، میں مشن پر ہوں اوکے۔" ارمان نے صاف گوئی سے کام لیا تو رشی کو چپ لگ گئی۔۔۔۔

''سوری، آپ کو پریشان کیا۔''ارمان چشمہ لگاتا سنجیدگی سے نکل گیا۔رشی اسے دور تلک جاتا دیکھتی رہی۔

اسے افسوس ہو رہا تھا اس نے غلط سمجھا اسے۔

****

****

''میجر ارمان کیا پروگریس ہے۔''کیٹ نے پہلی بار مخاطب کیا۔

''کوشش جاری ہے پر وہ لوگ اتنی جلدی اعتبار نہیں کرتے کسی پہ۔''ارمان سنجیدگی سے بولا۔

''کرنل سر کب تک آئیں گے، مجھے انفارم کرنا ہے انہیں، معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا لگ رہا ہے۔''میجر کیٹ سنجیدگی سے بولی۔

''کیا مطلب میجر۔۔!!!!آپ ٹرسٹ کر سکتی ہیں۔''میجر ارمان سنجیدگی سے اسکی بے تاثر آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

''معاملہ رونالڈ ویا انڈر ورلڈ کے دشمنوں کا نہیں ہے، پاکستان کے ٹاپ فوڈ کمپنیز بھی اس میں شریک ہیں، فوڈ سپلیمینٹ کی مینو فیکچر نگ میں بھی نشہ آور اور زہریلے کیمیلز شامل ہو رہے ہیں۔''میجر کیٹ کے لہجے میں سختی در آئی۔

''ہم کس کس سٹور کی پراڈکٹ ایکسچینج کریں گے میجر کیٹ۔''ارمان پریشانی سے گویا ہوا۔

''ساری انفارمیشن ہیڈ آفس بھیج کے اگلے سٹیپ کی اپڈیٹ لیتے ہیں۔''میجر ارمان نے کہا تو میجر کیٹ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"سب سے دکھ کی بات ہمارے اپنے لوگوں کے ہاتھوں مروا رہے ہیں۔" ارمان غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے رونالڈو کی انفارمیشن پہ بھی ڈاؤٹ ہے۔" ارمان نے کہا تو کیٹ نے اسکی جانب نا سمجھی سے دیکھا۔

"جتنی جلدی اسکی اندار میشن ملی ہے ایسا لگتا ہے اسنے کور بنایا ہوا ہے۔" ارمان نے رونالڈو کی ساری انفارمیشن ایل ای ڈی پہ شو کی۔

تب ہی اسکا موبائل تھرتھرانے لگا۔

"یس۔۔اوکے سینڈمی۔" مختصر بات کرکے ارمان نے کال کاٹ دی۔

"ابھی اسکی انفارمیشن سے کچھ نا کچھ کلو مل جائے گا۔" ارمان ای میل چیک کرتے ہوئے بولا۔

"رونالڈو برازیلین نہیں ہے اسنے پانچ سال پہلے وہاں گھر لیا ہے، باقی سب انفارمیشن بھی ایسی ہی ہیں، نیشنیلیٹی ابھی تک نہیں ملی برازیل کی۔" ای میل کے زریعے ملنے والی انفارمیشن میجر کیٹ کے سامنے رکھی۔

"مارکیٹ میں جتنے بھی بڑے سپر سٹورز ہیں ان میں سب سپروائزر گینگ کے آدمی ہیں، کسی بھی سٹور کے سپروائزر کو ٹھکانے لگا کے گینگ تک پہنچیں آپ، باقی کا کام گینگ میں رہ کے ہو سکتا ہے۔" میجر کیٹ نے مشورہ دیا۔

"ہمم ٹھیک ہے، چلو نکلتے ہیں، کرنل سر آؤٹ آف کنٹری ہیں۔" میجر ارمان موبائل پہ ملنے ٹیکسٹ پڑھتے ہوئے بولا۔

Website: www.neweramagazine.com

''میں رونالڈو کے خاص آدمیوں کی انفارمیشن نکلواتی ہوں تب تک آپ کوئی سپر وازر ٹھکانے لگائیں پر دھیان رہے گینگ میں ہلچل مچ جائے گی ایک بار۔'' وہ دونوں جنگل کے بیچ و بیچ آگے بڑھ رہے تھے۔

ہلکی ہلکی رم جھم جاری تھی، جس کی وجہ سے جنگل میں پھسلن بہت بن گئی تھی، احتیاط سے قدم جماتے دونوں آگے بڑھ رہے تھے جب اچانک میجر کیٹ لڑکھڑائی، میجر ارمان نے فوراً آگے بڑھ کے اسے تھاما اور سیدھے ہوئے ہی تھے کے میجر ارمان کا پیر پھسل گیا اور دونوں کیچڑ میں گر گئے۔

''اوہ شٹ۔۔۔ آپ کو چوٹ تو نہیں آئی.'' میجر کیٹ اٹھتے ہوئے بولی۔

''نہیں۔۔۔ دھیان سے بہت پھسلن ہے۔'' میجر کیٹ کو آگے بڑھتے دیکھ وہ بولا۔

''پھسلن بھی عجیب سی ہے۔'' میجر ارمان بڑبڑایا۔ سارے کپڑے کیچڑ سے بھر گئے تھے۔

''جنگل ہے یہ میجر، جنگل میں سب عجیب ہوتا ہے۔'' میجر کیٹ بنا مڑے بولی اور شاخوں کو پکڑتی مضبوطی سے پیر جماتی جا رہی تھی۔

''ہمم۔۔۔ بٹ اٹس ناٹ ڈینجرس لائک رین فاریسٹ۔'' میجر ارمان جنگل کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

گھنے درختوں کی شاخیں ایک دوسرے میں پھنسی ہوئیں تھی لیکن اتنی گھنی نہیں تھی بارش چھن چھن کر گر رہی تھی، درختوں کے تنے کے ساتھ قد آور جھاڑیاں اُگی ہوئی تھی۔ جنہیں پکڑ پکڑ کے وہ آگے بڑھ رہے تھے۔

www.neweramagazine.com

"آئی فیلٹ لائک اٹس ٹریننگ۔" میجر کیٹ شاید مسکرائی تھی یا اس کے چہرے کے تاثر نرم ہوئے ہو گے۔

میجر ارمان دیکھنا چاہتا ہر وقت سخت اور سپاٹ چہرہ نرمی کے تاثرات لیے کیسا لگتا ہے، وہ میجر کیٹ سے مسکرانے کا کہنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

"بٹ آئی فیل لائک ایڈوینچر۔" ارمان کھل کے مسکرایا۔

ان کے کپڑے ہلکی ہلکی بارش کی مسلسل بوندا باندی سے بھیگ گئے تھے، جھاڑیوں کی تعداد میں کمی آئی تو میجر ارمان نے نظر اٹھا کے دیکھا سڑک قریب تھی وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔

سڑک پہ جا کے دونوں نے سانس لیا اور اپنے اپنے کام کے لیے مخالف سمت نکل گئے۔

جینز شرٹ پہنے ہڈ کو سر تک گرائے سبزی مائل آنکھوں والی میجر کیٹ دوڑتی ہوئی شہر کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔

ایک سنسان جگہ رک کے اس نے اپنا حلیہ چینج کیا اور موبائل نکال کے کسی کو کال کرنے لگی۔

تھوڑی دیر میں ایک چمچماتی گاڑی اسکے سامنے تھی ایک ادا سے وہ گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی زن سے آگے بڑھی۔ گاڑی کے قیمتی ٹائیروں نے بارش کا کیچڑ دور تک اچھالا۔

ارمان وہاں سے سیدھا اپنے کوارٹر پہنچا نقلی ڈاکو منٹس اٹھائے اور ایک جینٹل مین بن کے گھر کے پچھلے دروازے سے نکلا اور تیزی سے اگلی گلی میں غائب ہو گیا۔

******

******

''کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو۔'' منہا اسکے کمرے میں آئی تو رشی ٹہل رہی تھی۔

''ہاں یار۔۔۔آج جب تمہیں میجر ارمان کے بارے میں بتا رہی تھی تب وہ ہماری پچھلی ٹیبل پہ بیٹھا ہوا تھا شاید اس نے میری ساری باتیں سن لیں۔'' رشی نے تفصیل سے کہا اور بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی۔

''او تیری۔۔۔تم نے تو اسے کاٹھ کا الو اور گدھا وغیرہ کہا تھا۔'' منہا ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی۔

''ڈوب مرو گدھی۔۔۔۔میں پریشان ہوں تمہارے دانت نکل رہے ہیں۔'' رشی نے غصے میں اسے جھڑکا اور دوبارہ ٹہلنے لگی۔

''اچھا اچھا۔۔۔سوری۔۔۔بولو اب کیا کرنا ہے۔'' منہا سنجیدہ ہوئی.

''اسی لیے تو تمہیں بلایا ہے۔۔۔کیا کروں اب سوری بول دوں یا اگنور کر دوں۔'' رشی مضطرب سی بولی۔

''تم تو غلطی کر کے بھی نہیں ماننے والی۔۔آج خیریت مادام۔۔۔!!!'' منہا نے کہا تو رشی نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

''سوری بول دو۔۔'' منہا نے کہا تو رشی بیڈ پہ ٹک گئی۔۔۔

''کیسے بولوں۔'' رشی معصومیت سے بولی تو منہا کو اس پہ بہت پیار آیا۔

''تم نے بتایا تھا وہ صبح واک کرتا ہے، تم بھی چلی جانا اور سوری بول دینا۔'' منہا نے مشورہ دیا اسے خاص پسند نا آیا۔

Website: www.neweramagazine.com

"رشی بیٹا بات سنو۔"امی نے کچن سے آواز دی تو رشی بے دلی سے کچن کی طرف بڑھ گئی.

منہا بھی اسکے پیچھے پیچھے کچن میں آگئی.

"سلام آنٹی۔"منہا نے ادب سے سر جھکایا۔

"وعلیکم سلام جیتی رہو بیٹی۔"

عشرت بیگم اسکے سر پہ پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کے بولیں۔

"جی امی۔"

رشی بے دلی سے بولی۔

"یہ لو کوثر بہن کو دے آؤ۔"

عشرت بیگم نے بریانی کی پلیٹ ڈھانپتے ہوئے اسے تھمائی۔

رشی نے منہ بنایا۔

منہا کی آنکھیں چمکیں وہ رشی کو گھسیٹتے ہؤئے کچن سے نکال لائی۔

"بدھو موقع مل رہا ہے، سوری کر لینا۔"منہا دانت پیس کے بولی۔

"اچھا۔۔۔چلا پھر۔"رشی نے دوپٹہ درست کیا اور دونوں گھر سے نکل آئیں۔

"اسلام وعلیکم خالہ۔"

رشی کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم سلام۔۔۔کیسی ہو میری بچی۔"

کوثر خاتون بڑے پرتپاک انداز میں ملیں گویا جنموں کی بچھڑی ہوئی ہوں۔

"اسلام و علیکم۔" منہا نے کہا اور دونوں کچن میں ان کے پاس بیٹھ گئیں۔

کوثر خاتون نے جلدی سے چائے چڑھائی اور ان سے باتیں کرنے لگی۔

چائے کپوں میں انڈیلی اور انہیں تھمائی۔

"آتی جاتی رہا کرو بیٹا۔۔۔۔۔میں اکیلی ہوتی ہوں گھر میں من نہیں لگتا۔۔۔۔۔نئے شفٹ ہوئے ہیں تو کسی سے جان پہچان بھی نہیں ہے۔"

کوثر خاتون بولیں اور چولہے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

منہا نے رشی کو کہنی ماری تو چائے اچھل کے اسکے قمیض پہ جا گری۔

"آؤچ۔" رشی اچھل کے کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا۔۔۔اوہ یہ کیسے گر گئی۔"

کوثر خاتون کے چہرے پر پریشانی کے آثار دکھائی دینے لگے۔

"جاؤ دھو لو۔" منہا نے کہا اور آنکھوں سے اشارہ کیا۔

رشی واش روم کی طرف گئی، قمیض دھوئی اور چپکے سے ارمان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے پہ ہلکی سی ناک کی۔

"آجائیں۔"

اندر سے آواز آئی تو رشی دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ آپ۔"

ارمان سیدھا ہو کہ بیٹھا۔

سکائے بلو ٹی شرٹ اور سادہ ٹراؤزر میں خوبرو لگ رہا تھا۔

"میں آپ سے سوری کہنے آئی تھی۔"

رشی بنا تمہید باندھے مدعے پر آئی۔

"کس لیے۔"

ارمان انجان بننے لگا۔

"صبح آپ کو گدھا جو بولا تھا۔"

رشی کے بولنے پر ارمان کو شدید ہنسی آئی پر ضبط کر گیا۔

"ایسے تو نہیں معافی ملے گی۔۔۔آپ کو میرا ایک کام کرنا ہوگا۔"

ارمان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"سوری۔۔۔۔میں کچھ نہیں کروں گی۔" رشی کہہ کے مڑنے لگی جب ارمان کے الفاظ نے اسکے قدم روک لیے۔

"میں شاہنواز انکل سے کہہ دوں گا رشی النور سینٹر جاتی ہے۔"

ارمان مزے سے بولا۔

"دھمکا رہے ہو۔"

رشی کمر پہ ہاتھ ٹکائے بولی۔

"نہیں تو۔"

ارمان معصومت سے بولا۔

"بس شکایت لگاؤں گا آپ کی بیٹی آرمی جوائن کرنا چاہتی ہے۔"

ارمان نے کہا تو رشی کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے۔

"لگادو۔"

رشی نے نارمل انداز میں کہا جبکہ دل ڈر گیا تھا، شاہنواز تک بات پہنچتی تو کبھی آرمی جانے نہیں دیتے۔

"سوچ لو۔۔۔شام تک۔۔۔اگر میری شرط ماننے کے موڈ میں ہو تو بتانا۔۔۔بلکہ میں تمہیں ٹیکسٹ کردوں گا۔۔۔"ارمان چڑانے والے انداز میں بولا تو رچی پیر پٹختی چلی گئی۔

"اللہ حافظ آنٹی۔"رشی کچن میں گئی اجازت لیتی منہا کو گھسیٹتی لے آئی۔

"کیا بنا۔"

گلی میں آتے منہا بے تابی سے پوچھنے لگی۔

"پتہ نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو۔"رشی بری طرح تپ چکی تھی۔

"کہا کیا ہے اس نے۔"منہا جھلا کے بولی۔

"کہتا میرا ایک کام کرو پھر معافی ایکسیپٹ کروں گا۔"

کمرے میں آتے رشی چکر کاٹنے لگی۔

"کیا کام۔"

منہا نے پوچھا تو رشی نے گھور کے دِکھا اسے۔

"پتہ تو چلے کس نوعیت کا کام ہے۔"منہا بولی۔

"پتہ نہیں۔۔۔میں نے انکار کیا تو کہتا تمہارے پاپا کو بتا دوں گا تم آرمی جوائن کرنے کے چکروں میں ہو۔۔۔۔۔"

رشی ہاتھ مسلتے ہوئے بولی۔

"واہ۔۔۔الٹا دھمکی بھی دے ڈالی۔"منہا حیرت سے بولی

"تم پوچھ تو لیتی شرط بے وقوف لڑکی۔"منہا کو رشی پہ غصہ آیا۔

"کہتا ٹیکسٹ کر کے بتا دوں گا۔"

رشی بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کب۔۔۔اور تمہارا نمبر کیسے اس کے پاس۔"

منہا بولی تو رشی کو خیال آیا۔

"پتہ نہیں لے لیا ہو گا۔۔۔۔جو میری ساری انفو نکلوا سکتا ہے۔"

رشی تھکے سے انداز میں بولی۔

"بڑا تیز ہے۔"

منہا ابرو اچکا کے بولی۔

اتنے میں باہر ہارن سنائی دیا۔

"لگتا ہے عمیر آگیا ہے۔"

منہا چادر لیتے ہوئے بولی۔

"جا رہی ہو۔"

رشی اداس سی بولی۔

''ہاں شام میں بتانا کیا کہا اس نے۔''

منہا نقاب لیتی اسکے گلے لگی اور چلی گئی۔

رشی نے موبائل اٹھایا اور دیکھا ابھی تک کوئی ٹیسٹ نہیں آیا تھا۔

♡♡♡♡

منہا رشی کی بیسٹ فرینڈ تھی۔دونوں کا ساتھ کافی دیر کا تھا۔

منہا اور عمیر دو ہی بہن بھائی تھے، منہا تب میٹرک میں تھی جب اسکے بابا کا انتقال ہو گیا تھا، رشتہ داروں نے جائیداد پہ قبضہ کیا اور انہیں بے گھر کر دیا۔

عمیر تب ساتویں جماعت میں تھا،ان پڑھ زرینہ نے رشتے داروں کی ناانصافی برداشت اور بچوں کو لیے کرایے کے گھر میں آگئی۔

تب رشی نے ان کی مالی مدد کی اور شاہنواز سے کہہ کہ منہا کا ایڈمیشن اپنے ساتھ کالج میں کروا لیا۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

عاصم منہا کا چچازاد تھا،عاصم اور منہا کی منگنی بچپن میں طے ہو گئی تھی، منہا کے دل میں عاصم کی محبت جاگنے لگی۔

وقت اور حالات بدلے تو عاصم نے منگنی توڑ دی منہا کے دل میں یہ بات کھب کے رہ گئی۔

لیکن عاصم کی محبت اسکے دل میں کم نا ہو سکی۔

عاصم کاکول ملٹری اکیڈمی میں ٹریننگ لے رہا تھا۔

جلد ہی اسکی ٹریننگ مکمل ہو جانی تھی۔

♡♡♡

"کیسی ہو میری جان۔"

عاصم نے ٹیکسٹ ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا۔

"آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" جواب آنے پہ وہ خفیف سا ہو گیا۔

"ہانی مصروف تھا میں۔"

عاصم نے ٹیکسٹ کیا۔

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔"

ہانی نے جواب دیا۔

"خفا ہو۔"

عاصم نے پوچھا۔

"ہونا نہیں چاہیے کیا۔"

ہانی نے جواب دیا۔

"کل تمہاری وجہ سے میری انسلٹ ہوئی فرینڈز کے سامنے۔"

ہانی کے ٹیکسٹ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ غصے میں ہے۔

"سوری یار۔"۔

عاصم نے کہا۔

"اپنی ایکس منگیتر سے ہٹ کے سوچو تو کچھ نظر آئے۔"

ہانی نے طعنہ دیا تھا۔عاصم کو منہا کا حوالہ ہمیشہ تیر کی طرح لگتا تھا۔

"اس کا یہاں کیا ذکر ہانی۔"

عاصم کی پیشانی پہ بل پڑ گئے تھے۔

"تمہیں بس مجھ سے لفظوں کی محبت ہے،وہ تمہارے پیچھے آرمی جوائن کرنے جا رہی ہے۔۔۔۔اگر مجھے دھوکہ دیا تو یاد رکھنا عاصم جان سے جاؤ گے۔"

ہانی کی ٹیکسٹ پڑھ کے اندازہ ہو گیا تھا اسکے غصے کی وجہ منہا کا آرمی جوائن کرنا ہے باقی تو بس بہانے تھے۔

"میں نے صرف تم سے محبت کی ہے ہانی۔۔۔۔۔منہا آرمی جوائن کرلے اسکی لائف ہے جو مرضی کرے پر کبھی میرے دل تک نہیں پہنچ سکتی۔۔۔۔تم بے فکر رہو یار۔"

عاصم نے ہمیشہ کی طرح سمجھایا۔

"بس کرو۔۔۔۔پہلے تو اس کے دم چھلے بنے رہتے تھے،اب تمہیں وہ پسند نہیں۔"

ہانی انگارے چبا رہی تھی جیسے۔

"ہانی پلیز۔۔۔۔لیو دس ٹاپک۔۔۔۔اپنی باتیں کرتے ہیں۔"عاصم اکتا گیا تھا ہانی کے ہمیشہ کے اس رویے سے۔

"اپنی فریش پکس سینڈ کرو۔۔۔۔فرینڈز کو دکھانی ہیں۔"

ہانی نے نئی ڈیمانڈ کی عاصم کو جی بھر کے غصہ آیا۔

"او کے کل صبح تک کر دوں گا۔"

عاصم نے بادلنخواستہ ہامی بھر لی۔

"ابھی کیوں نہیں۔"

ہانی نے فوراً کہا۔

"ابھی ہم بات کر رہے ہیں۔"

عاصم نے ٹالنا چاہا۔

"ہم کونسا ملکی معاملات ڈسکس کر رہے ہیں۔"۔ہانی کے جواب پہ عاصم چڑ گیا تھا۔

غصے سے موبائل بند کر کے تکیے کی نیچے رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

آنکھوں پہ بازو رکھے تو منہا اور ہانی کی شکلیں گڈ مڈ ہونے لگیں۔

"کیسے بھول سکتا ہوں منہا تمہاری بے وفائی کو۔"

عاصم گہرا سانس خارج کرتا ٹیرس پہ آ گیا تھا۔ چمکتے چاند کی چاندنی اسے ان ٹھنڈک بھرے پلوں دھکیل گئی جو شاید زندگی کے خوبصورت پل تھے۔

"چاند کی روشنی کتنی ٹھنڈی ہے نا عاصم۔"

منہا نے چاند کو تکتے ہوئے کہا۔

عاصم نے اسکے خوبصورت چہرے پہ نظریں جمائیں ہوئیں تھیں۔

"پتہ نہیں۔" عاصم دھیرے سے بولا تھا۔

"آنکھیں بند کرو ذرا۔"

عاصم منہا کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

جیب سے پیاری سی رنگ نکالی اور منہا کے گلے کی چین میں پرو دی۔

"کھول لو۔"

عاصم نے کہا تو منہا نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور چین میں لٹکتی انگوٹھی کو دیکھا۔

"واؤ کتنی پیاری ہے۔"

منہا ستائش سے بولی۔

"ہمارے پیار کی پہلی نشانی۔"۔

عاصم نے جزب کے عالم میں کہا تھا۔

رات کے اس پہر چاند کی سفید پر نور چاندنی میں وہ اسکے چہرے پہ چھائے محبت کے رنگوں کو محسوس کر رہا تھا۔

منہا نے چاند کی طرف دیکھتے نم آنکھوں سے چین پہ ہاتھ رکھا جواب بھی اسکی گردن کی زینت بنی ہوئی تھی۔

"محبت کی نشانیاں دے دیں، محبت پہ یقین نا کر سکے آپ۔"

منہا تڑپ کے بڑبڑائی تھی۔

بدگمانیاں دور نا کی جائیں تو رشتوں کے نازک دھاگے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

کبھی کبھار بے جا انا اور ضد رشتوں کو بے حسی کی دار پہ لٹکا دیتی ہے، دار پہ لٹکے ان رشتوں سے پیار، محبت، اپنائیت کی روح پرواز کر جاتی ہے پھر وہ محض بے جان جسم کی طرح ہوا میں جھولتے رہ جاتے ہیں۔۔

♡♡♡

"کیا سوچا پھر آپ نے۔"

ارمان نے ٹیکسٹ ٹائپ کیا۔

"آپ کون۔"

رشی نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"ارمان ملک۔"

ارمان نے جواب دیا۔

"بتایئے شرط۔"

رشی الجھنے کی بجائے سیدھی مدعے پر آئی۔

"مانیں گی تو بتاؤں گا۔"

ارمان نے کہا۔

"ماننے والی ہوئی تو مانوں گی۔"

رشی کو اسکے بے جا ضد پہ غصہ آیا۔

"ماننی پڑے گی۔۔۔غلط نہیں ہے۔۔۔بھروسہ رکھیں مجھ پہ۔"

www.neweramagazine.com

ارمان نے کہا۔

"میں کیوں بھروسہ کروں آپ پہ۔"

رشی نے جواب دیا۔

"کر کے دیکھ لیں ایک بار۔"

ارمان نے کہا۔

"آپ شرط بتائے ورنہ بائے پھر۔"

رشی نے کہا تو ارمان نے شرط بتادی۔

رشی اچھل ہی گئی تھی۔

"دماغ تو ٹھکانے پر ہے تمہارا۔"

رشی نے غصے سے کہا۔

"جی بلکل۔۔۔۔کوئی شک۔"

ارمان نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

رشی کا بس نہیں چل رہا تھا، ارمان کا گلا دبا دے۔

♡♡♡

گاڑی بڑے سے جدید طرز کے بنگلے میں داخل ہوئی۔

گارڈز کی بھاری نفری تعینات تھی۔

میرکیٹ نے اطراف کا جائزہ لیا اور اپنے گھنگریالے بال انگلی پہ لپیٹتی چلنے لگی۔

گارڈ کے ہمراہ چلتی وہ لاؤنج تک آئی۔

"ہے ہیلینا ڈارلنگ۔"

رونالڈو نائٹ سوٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں روئل اینوی ڈرنک پکڑے اسکی جانب بڑھا۔

کیٹ نے کوفت سے اسے دیکھا اور زبردستی کی مسکراہٹ سجائی۔

"سمتھنگ امپورٹنٹ رونی۔"

کیٹ نے رازدانہ انداز میں کہا اور رونالڈو جیکوس کے ہمراہ چلتی اسکے میکدے میں آگئی۔

جہاں انواع اقسام کی مہنگی ڈرنکس رکھی ہوئی تھیں۔

جن میں زیادہ تر روئل تھیں۔روئل چیلنج،روئل سٹیگ،روئل اینوی، بلیک ڈوگ،روئل سیگنیچر کی تعداد زیادہ تھی۔

کیٹ نے لیپ ٹاپ نکالا اور اسے کچھ بتانے لگی۔

رونالڈو نے ڈرنک کا گلاس خالی کیا اور اسے تھمایا۔

صاف اشارہ تھا ڈرنک بنا کہ دی جائے۔

میجر کیٹ نے مسکرا کے سر ہلایا اور ڈرنک بناتے وقت اس ہوشیاری سے ڈرنک میں دوا ملائی کے کیمرے بھی قید نا کر سکے۔

دوا اتنی شدید تھی کہ رونالڈو خود ڈولنے لگا۔

میجر کیٹ نے اسے تھاما اور اسکے روم تک لے آئی۔

بیڈ پہ پڑے لیپ ٹاپ دیکھ اسکی آنکھیں چمکیں۔

www.neweramagazine.com

رونالڈو جلدی سے واش روم میں گھسا۔

میجر کیٹ نے جیب سے لیزر لائٹ نکالی اور کیمرے پر دیٹ کرکے گلوز پہنے لیپ ٹاپ کو لنے کی کوشش کرنے لگی۔

لیپ ٹاپ اوپن ہوتے ہی سافٹ ویر انسٹال کیا اور سارا ڈیٹا آٹو میٹکلی فلیش ڈرائیو میں آگیا۔

لیپ ٹاپ بند کیے اسی انداز میں رکھا اور گلوز اتار کے ہاکٹ میں ڈال لیے۔لیزر لائٹ ہٹادی۔

اتنے میں رونالڈو پیٹ پکڑے باہر آتا دکھائی دیا۔

ابھی اسے کمرے میں آئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ دوبارہ واش روم میں گھس گیا۔

میجر کیٹ نے دوبارہ لیزر لائٹ سیٹ کی اور اسکے موبائل کے اندر چپ لگادی۔

وہ اتنی ماہر تھی کہ منٹوں کا کام سیکنڈز میں ختم کردیتی۔

میجر کیٹ نے اسکے پرسنل سیکرٹری کو انفارم کیا اور ڈاکٹر کا بندوبست کرنے کو کہا۔

رونالڈو کے بنگلے سے نکل کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ کہ اک سنسان جگہ اتری اپنا حلیہ درست کیا اور ہیڈ آفس چل دی۔

♡♡♡

میجر ارمان کو ایک سپر اسٹور میں جاب مل گئی جہاں رونالڈو اور اسکے پارٹنرز کی بنائی گئی زہریلی اشیا فروخت کرتے تھے۔

سٹور کا سپر وازر کافی سخت مزاج تھا۔

سٹور کی الگ بات تھی سارا اسٹاک رات کے بعد آتا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com

میجر کو جاب پہ جاتے تیسرا دن تھا آج وہ رات کے اس پہر سٹور کے اندر ہی چھپ گیا۔

کیمرے سے ساری تصاویر کلک کیں۔

اسٹاک کے ساتھ ساتھ سٹور میں ڈرگز بھی سپلائی کی گئی تھی۔

میجر ارمان نے چپکے سے سیمپل کلیکٹ کیے اور ثبوت بنا کے سیو کر لیے۔

"میں سیل بوائے کی جاب کر لیتا ہوں بہت اچھے سے۔"

میجر ارمان نے سپروایزر سے کہا جو ایک دوسرے سیل بوائے پہ برس رہا تھا۔

"چل پھر یہ مال پکڑ اور بیچ کے آ۔"

سپروائزر نے جان چھڑوائی۔

میجر ارمان نے مال پکڑا اور ہیڈ آفس پہنچ گیا۔

شام میں سارے مال کی ڈیٹیلز سپروایزر کے سامنے رکھ دی۔

رونالڈو کے سپر سٹورز کی نشاندہی میجت کیٹ کر چکی تھی۔

میجر ارمان نے سب کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے اور ہیڈ آفس جمع کروا دیے۔

دونوں اپنا کام انتہائی رازداری سے کر رہے تھے۔

اسٹورز مارکنگ کے بعد میجر ارمان کا رخ شہر کی بڑی فوڈ کمپنیز کی طرف تھا۔

"ایکشن لے لیا جانا چاہیے۔۔۔۔آرڈرز ملے ہیں۔"

کرنل صاحب مے کہا تو ارمان نے نفی میں سر ہلا یا۔

"ابھی فوڈ کمپنیز کے اونر رہتے ہیں سر۔۔۔۔ان کے خلاف پروفنز مل جائیں تو ہم ہر طرف سے گھیرا تنگ کر کے پکڑیں گے۔"

ارمان نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔۔اور جلد ہی کوئی فارن ڈیلیگیٹر رونالڈو سے ملنے آرہا ہے۔"

میجر کیٹ نے بتایا۔

"سر آپ آرڈرز اس فارنر کی آمد تک رکوالیں۔۔۔باقی کا کام ایک دو دن میں ہو جائے گا۔"

ارمان نے کہا تو کرنل صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مزید ڈسکشن کے بعد وہ اٹھ گئے۔

ان کا کام چند دن کا رہ گیا تھا۔

♡♡♡

میجر کیٹ پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوئی اور آہستگی سے چلتی ہوئی پول کے پاس بیٹھ گئی۔

رات پھیل رہی تھی۔

دل میں برسوں بعد ویرانیوں کے ادھ موئے سے جزبوں نے سر اٹھایا تھا۔جیسے کوئی اپنا بہت دور جارہا ہو۔

وہ بنگلے کی جانب بڑھ گئی۔

اندرونی دروازہ اسکی ہارٹ سکیننگ کے بعد کلک کی آواز سے کھل گیا۔

وہ خراماں خراماں چلتی ہال کے وسط میں جا کھڑی ہوئی۔

پورا گھر ایک پہیلی کی مانند تھا۔

بہت عرصہ لگا تھا اسے خود گھر کو سمجھنے میں۔

ریموٹ کا بٹن پریس ہوا اور ہال کے وسط میں بنا پھول جس میں کھڑی تھی۔

بنا آواز پیدا کیے نیچے سرکنے لگا۔

زمین پہ جا کہ وہ رک گیا، کیٹ سرعت سے نیچے اتری اور وہ پھول دوبارہ فرش سے جا ملا۔

نیچے کا حصہ ایک گھر کی مانند لگ رہا تھا۔۔

کیٹ نے ایک گہری سانس خارج کی اور راکنگ چیر پر ڈھے گئی۔

بہت ازیت ناک ہوتا ہیں تنہایوں کے سنگ زیست کے پلوں کو بیتانا، جہاں ہر سو تلخ یادوں کے کانٹے بکھرے پڑے ہوں۔

(جاری ہے)

Continue...

Next Episode will be posted Next wednessday on

new era magazine

نوٹ

محبت فرض ہے تم پہ کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine
www.neweramagazine.com